سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وہ خاتون ہیں جن کی حیا کی مثالیں تاریخ اسلام کا حصہ ہیں۔ یہ شیعہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ایک الزام یہ لگاتے ہیں کہ وہ باغ فدک کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس خود گییں۔اور بخاری شریف کی روایت پر الزام لگاتے ہیں۔ بخاری شریف کی روایت میں مال فے کی جائیداد کے مسئلے پر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو بھیجا حدیث ملاحظہ کیجیئے۔ اور شیعت کے دجل سے ہوشیار رہیئے۔

٣٧١١ - حدثنا أبو اليمان حدثنا شعيب عن الزهري قال: حدثني عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها أن فاطمة عليها السلام أرسلت إلى أبي بكر تسأله ميراثها من النبي ﷺ مما أفاء الله على رسوله ﷺ تطلب صدقة النبي ﷺ التي بالمدينة وفدك وما بقي من خمس خيبر. [راجع: ٣٠٩٢]

(۳۷۱۱) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہا ہم سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر کے یہاں ایک آدمی بھیج کر نبی کریم ﷺ سے ملنے والی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو فے کی صورت میں دی تھی۔ یعنی آپ کا مطالبہ مدینہ کی اس جائداد کے بارے میں تھا جس کی آمدن سے آنحضرت ﷺ مصارف خیر میں خرچ کرتے تھے اور اسی طرح فدک کی جائداد اور خیبر کے خمس کا بھی مطالبہ کیا۔

[illegible]

صحیح بخاری

جلد پنجم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

[illegible]   [illegible]

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

visit 👉 www.sunnilibrary.com

شیعوں کا دجل بے نقاب۔

شیعہ کہتے ہیں کہ بی بی فاطمہ خود باغ فدک پر بات کرنے خود گئیں تھیں ۔اور بخاری شریف کا حوالہ لگاتے ہیں کہ یہ دیکھیں بی بی کو حق نہیں دیا گیا۔بخاری شریف کی حدیث پڑھیں جہاں لکھا ہوا ہے کہ انہوں نے کسی کو بھیجا تھا۔ خود سے نہیں گئ تھیں۔

قدوم الضان ہمہ کے آگے یہ ... اور یہی ... امام بخاری نے کہا ... جنگلی بلی کو کہتے ہیں۔ یہ تشبیہ اسی لئے کی ... ہے' جن میں ... کے رس حل ہے۔

۴۲۳۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لأَبِي هُرَيْرَةَ: وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ.

[راجع: ۲۸۲۷]

(۴۲۳۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انہیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے اور ابان رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حیرت ہے اس دوبر پر جو قدوم الضان سے ابھی اترا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں (ابن قوقل رضی اللہ عنہ کی) عزت دی اور ایسا نہ ہونے دیا کہ ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرتا۔

تشریح: حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میرے کفر کا زمانہ تھا اور شہادت سے اللہ کی بارگاہ میں عزت حاصل ہوئی ہے جو میرے ہاتھوں انہیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروایا جو میری اخروی ذلت کا سبب بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ لہٰذا اب ایسی باتوں کا ذکر نہ کرنا بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو سن کر خاموش ہو گئے۔

۴۲۴۰، ۴۲۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِنْتَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ

(۴۲۴۰-۴۲۴۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ نے' ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنی میراث کا مطالبہ کیا۔ آنحضور ﷺ کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے' البتہ آل محمد ﷺ اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم! جو صدقہ حضور اکرم ﷺ چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا' جس حال میں وہ آنحضور ﷺ کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں'

visit 👉 www.sunnilibrary.com

فدک کے مسئلے پر شیعہ سے سوالات ①

شیعہ فدک کے مسئلہ پر بہت شور مچاتے ہیں، اب ان سوالات کا جواب دیں۔

۱۔ فدک مالِ غنیمت میں سے ہے یا مالِ فئے میں سے؟

۲۔ مالِ فے کے حقدار کون کون ہیں؟ قرآن سے بتائیں؟

۳۔ کیا قرآن کے مطابق فدک کی حقدار ایک صرف فاطمہؓ ہیں یا کوئی اور بھی ہے؟

۴۔ فدک کے حقدار اگر رشتیدار ہیں تو رشتیدار میں صرف بی بی فاطمہؓ ہی کیوں؟ باقی رشتیداروں کا حق کیوں نہیں؟

ان سوالوں کا جواب شیعہ قرآن اور صحیح احادیث سے دیں۔۔۔

2 🔴 باغ فدک 🔴
تاریخی حقائق کی روشنی میں کچھ اہم سوال👇👇

🌟 نبی پاک ﷺ نے کبھی بھی فدک کو ہبہ نہیں کیا تھا۔ 🌟

❇️ سن **7** ھجری نہایت عسرت اور تنگی کا دور تھا۔ خود نبی پاک ﷺ فاقے پر فاقے کرتے اور بھوک کی تکلیف سے دو دو دن تک شکم مبارک پر پتھر باندھتے ، اھل بیت کا یہ حال تھا کہ کھانے پینے کی اشیاء کو ترستے تھے ، ضروری حاجتوں کے پورا کرنے کے لیئے بھی کچھہ سرمایہ نہ رکھتے تھے۔

❇️ مہاجرین گھر بار چھوڑے ہوئے مدینے میں دوسروں کے یہاں پڑے ہوئے تھے۔

❇️ اسلام کی حالت یہ تھی کہ چاروں طرف سے دشمنوں کا ہجوم تھا اور ہر جانب سے حملہ اور لڑائی کا اندیشہ ، ہر روز جہاد کی ضرورت پیش آتی تھی اور ہر وقت دشمنوں کا کھٹکا لگا رہتا۔
اسلام کے لشکر کی تیاری اور ان کے لیئے آلات حرب و ضرب تیار کرنے کے لیئے نبی پاک ﷺ کو ہر دم فکر لگی رہتی۔

❇️ مدینے میں وفود ، ایلچی اور قاصد چاروں طرف سے چلےآتے اور ان کی مہمان داری ان کی حالت کے مطابق کرنی پڑتی اور نیز تحفے و ہدایا جو وہ لاتے اس کے موافق انہیں آپ ﷺ کو بھی دینا پڑتے اور ان اخراجات کے لیئے مسلمانوں سے مدد لینے کی ضرورت ہوتی اور اسی کام میں اعانت کرنے کے لیئے اللہ کی طرف سے رغبت دلانے والی آیتیں نازل ہوتی رہتیں ، اور مسلمان جو کچھہ استطاعت رکھتے تھے وہ اپنے حوصلے اور استطاعت کے موافق مال سے ، اثاث البیت سے ، کپڑے سے، غلے سے غرض کہ ہر طرح سے مدد کرتے یہاں تک کہ جو مفلس اور فقیر تھے وہ بھی بوقت ضرورت اپنے اوپر فاقہ کرتے اور جو کچھہ ان کے پاس کھانے کو ہوتا وہ فی سبیل اللہ نبی پاک ﷺ کے سامنے لاکر رکھہ دیتے۔

4️⃣ کیا ایسی تنگی کے زمانے میں کسی معمولی آدمی سے بھی جو کسی گروہ کی سرداری کا دعوی کرتا ہو ، اپنے گروہ کی حفاظت کا ذمہ دار ہو یہ توقع ہوسکتی ہے کہ جو کچھہ اسے ملے وہ بجائے اس کے کہ ان اغراض و مقاصد میں کام میں لائے جو اس کے پیش نظر ہوں ، اپنے رشتہ داروں کو دے دے ، اور پھر رشتیداروں میں بھی سب کے ساتھہ انصاف نہ کرے بلکہ سب کے حقوق تلف اور ضائع کر کے صرف ایک کو دے دے۔۔!!؟؟؟

3

فدک کے مسئلے پر شیعہ سے سوالات

شیعہ فدک کے مسئلہ پر بہت شور مچاتے ہیں، اب ان سوالات کا جواب دیں۔

9۔ شیعہ کہتے ہیں کہ ازواج کے حجرے نبی پاک ﷺ کی ملکیت تھی جو ازواج کو ملی، سوال یہ ہے کہ ان حجروں میں بی بی فاطمہؓ کا حق تھا یا نہیں؟

10۔ اگر ان حجروں میں بی بی فاطمہؓ کا حق نہیں تھا تو کس شرعی دلیل سے؟

11۔ اگر حجروں میں بھی بی بی فاطمہؓ کا حق تھا تو تم شیعہ صرف فدک پر ہی کیوں شور مچاتے ہو؟

12۔ اگر حجروں میں بی بی فاطمہؓ کا حق تھا تو فدک میں ازواج مطہراتؓ کا حق کیوں نہیں؟

13۔ شرعی طور پر وراثت کے حقدار کون کون ہوتے ہیں اور وہ کس طرح تقسیم ہوتی ہے؟

ان سوالوں کا جواب شیعہ قرآن اور صحیح احادیث سے دیں۔

4

فدک کے مسئلے پر شیعہ سے سوالات

شیعہ فدک کے مسئلہ پر بہت شور مچاتے ہیں، اب ان سوالات کا جواب دیں۔

14۔ بی بی فاطمۃ رضی اللہ عنہا، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فدک مانگنے خود گئی تھیں یا کسی کو بھیجا تھا؟

15۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ، بی بی فاطمۃؓ کے لئے محرم تھے یا غیر محرم؟

16۔ اگر محرم تھیں تو کس رشتہ سے؟

17۔ اگر شیعہ یہ کہیں کہ ابو بکر صدیقؓ بی بی فاطمۃؓ کے نانا تھے تو سوال یہ ہے کہ نانا جیسے محترم رشتہ سے (بقول شیعہ) ناراض ہونا یہاں تک کہ بات ترک کرنا جنازے میں آنے سے روکنا بد دعا کرنا وغیرہ کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

18۔ اور اگر سیدنا ابو بکر صدیقؓ غیر محرم تھے تو بی بی فاطمۃ رضہ جیسی باپردہ عورت جو اپنے جنازے کو بھی رات کو لے جانی کی وصیت کرے وہ ابو بکر صدیقؓ کے پاس فدک مانگنے اور اس سے مخاطب کیسے ہوئی؟

ان سوالوں کا جواب شیعہ قرآن اور صحیح احادیث سے دیں۔۔۔

فدک کے مسئلے پر شیعہ سے سوالات

5

شیعہ فدک کے مسئلہ پر بہت شور مچاتے ہیں، اب ان سوالات کا جواب دیں۔

19۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بی بی فاطمۃ رضی اللہ عنہ کو کیا کہہ کر فدک دینے سے انکار کیا؟

20۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کا یہ کہنا کہ " انبیاء کی وراثت نہیں ہوتی " یہ کہنا صحیح تھا یا نہیں؟

21۔ اگر انبیاء کی وراثت والی بات دوسرے صحابہؓ سے اور خود شیعہ کتابوں سے ثابت ہو تو کیا پھر بھی غلط ہے؟

22۔ کیا بی بی فاطمۃؓ نے بھی سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی اس بات کو غلط کہا تھا؟

23۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے بی بی فاطمۃؓ کو فدک کا مال کس طرح خرچ کرنے کا کہا تھا؟

24۔ کیا فدک کی آمدنی سے سیدنا ابو بکر صدیقؓ بی بی فاطمۃؓ یا ان کی اولاد کو خرچہ دیتے تھے؟

ان سوالوں کا جواب شیعہ قرآن اور صحیح احادیث سے دیں۔۔۔

Radde_Rafziyat

6

فدک کے مسئلے پر شیعہ سے سوالات

شیعہ فدک کے مسئلہ پر بہت شور مچاتے ہیں، اب ان سوالات کا جواب دیں۔

25۔ بقول شیعہ کے بی بی فاطمہ رضہ سیدنا ابو بکر صدیق رضہ سے ناراض ہو گئی تھی، سوال یہ ہے کہ ناراض ہونے کی خبر خود بی بی رضہ نے دی یا کسی اور نے؟

26۔ اگر بی بی رضہ نے دی تو صحیح سند کے ساتھ ثابت کریں۔

27۔ اگر کسی اور نے دی تو اس نے بی بی فاطمہ رضہ کی بات نقل کی ہے یا اپنی طرف سے بتائی ہے؟

28۔ ناراضگی دل کی چیز ہے جب تک ناراض ہونے والا خود نہ بتائے تب تک پتہ نہیں چلتا۔ تو ناراضگی بی بی فاطمۃ رضہ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت کریں؟

29۔ قرآن میں جنتیوں کی صفت یہ بتائی گئی ہے کہ "غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں" تو بی بی فاطمہ رضہ میں یہ صفت تھی یا نہیں؟

ان سوالوں کا جواب شیعہ قرآن اور صحیح احادیث سے دیں۔۔۔

فخر معاویہ
Radde_Rafziyat

7 فدک کے مسئلے پر شیعہ سے سوالات

شیعہ فدک کے مسئلہ پر بہت شور مچاتے ہیں، اب ان سوالات کا جواب دیں۔

30۔ کیا کسی مسلمان سے ناراض ہونا شریعت میں تین دن سے زیادہ جائز ہے؟

31۔ سیدہ فاطمہ رضہ کی وفات کے بعد ان کو کفن دفن اور جنازہ کس عورت نے تیار کیا؟

32۔ اس عورت کا سیدنا ابو بکر صدیق رضہ سے کیا رشتہ تھا؟

33۔ کیا فدک نہ دینے کی وجہ سے سیدنا علیؓ بھی سیدنا ابو بکرؓ سے ناراض تھے؟

34۔ کیا سیدنا علیؓ نے سیدنا ابو بکرؓ کی بیعت کی تھی؟

35۔ جب سیدنا علیؓ کی خلافت آئی تو سیدنا علیؓ نے بی بی فاطمہ رضہ کے رشتیداروں کو فدک دیا کہ نہیں؟

ان سوالوں کا جواب شیعہ قرآن اور صحیح احادیث سے دیں۔۔۔

فخر معاویہ

Radde_Rafziyat

8

فدک کے مسئلے پر شیعہ سے سوالات

شیعہ فدک کے مسئلہ پر بہت شور مچاتے ہیں، اب ان سوالات کا جواب دیں۔

36۔ اگر سیدنا علیؓ نے بی بی فاطمہ رضہ کے رشتیداروں کو فدک دیا تو ثابت کریں؟

37۔ اگر حضرت علیؓ نے بھی فدک نہیں دیا تو ان پر کیا فتویٰ ہے؟

38۔ اگر کوئی رافضی یہ کہے کہ اہلبیت غصب شدہ مال واپس نہیں لیتے تو سوال یہ ہے کہ بقول تمہارے خلافت بھی تو سیدنا علیؓ کا حق تھا جو پہلے تین خلفاء نے چھینا تھا، تو وہ سیدنا علیؓ نے کیوں لی؟

39۔ فدک نہ دینے کی وجہ سے شیعہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ پر اعتراض کرتے ہیں تو سیدنا علیؓ پر کیوں نہیں کرتے؟

ان سوالوں کا جواب شیعہ قرآن اور صحیح احادیث سے دیں۔۔۔

فخر معاویہ

Radde_Rafziyat

انبیاء علیہم السلام کی وراثت علم ہے۔ ایک نبی کو دوسرے نبی سے وراثت میں علم ملا۔ نا کہ کوئی مال یا جائیداد۔ روایت ملاحظہ کیجیئے۔

الشافی جلد دوم۔ کتاب الحجت صفحہ 106

قال: هي عندنا وراثة من عندهم نقرؤها كما قرؤوها ونقولها كما قالوا، إن الله لا يجعل حجة في أرضه يسأل عن شيء فيقول لا أدري.

۱۔ ہشام بن الحکم سے حدیث بریہہ (عالم نصاری) میں منقول ہے کہ ہشام اس کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملنے چلے، راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ہشام نے بریہہ کا حال بیان کیا۔ جب وہ بیان کر چکے تو امام موسیٰ کاظم نے فرمایا۔ اے بریہہ انجیل کے متعلق تیرا علم کیسا ہے اس نے کہا میں اس کا عالم ہوں فرمایا تجھے کیسا اس پر اعتماد ہے کہ جو تاویل تو بیان کرتا ہے وہ وہی ہے جو عیسیٰ نے بیان کی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علم پر اعتماد رکھتا ہوں پس حضرت نے انجیل پڑھنی شروع کی۔ اس نے کہا۔ آپ ہی وہ ہیں جن کو میں پچاس سال سے تلاش کر رہا تھا اس کے بعد وہ ایمان لے آیا اور اس کا ایمان اچھا تھا اور وہ عورت بھی ایمان لے آئی جو اس کے ساتھ تھی ہشام مع بریہہ (اور اس عورت کے) امام جعفر صادق کی خدمت میں آئے اور وہ گفتگو بیان کی جو امام موسیٰ کاظم اور بریہہ کے درمیان ہوئی تھی حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ بعض کی اولاد بعض سے ہے۔ بریہہ نے کہا توریت وانجیل وغیرہ کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا۔ فرمایا وہ وراثتہً ہم کو ان سے پہنچا ہے ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وہ پڑھتے تھے اور ہم وہی کہتے ہیں جو وہ کہتے تھے خدا ایسے شخص کو اپنی حجت قرار نہیں دیتا ہے جس سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔

۲۔ علي بن محمد، عن سهل بن زياد، عن بكر بن صالح، عن محمد بن سنان، عن مفضل بن عمر قال: أتينا باب أبي عبدالله عليه السلام ونحن نريد الإذن عليه فسمعناه يتكلم بكلام ليس بالعربية فتوهمنا أنه بالسريانية ثم بكى فبكينا لبكائه ثم خرج إلينا الغلام فأذن لنا فدخلنا عليه فقلت: أصلحك الله أتيناك نريد الإذن عليك فسمعناك تتكلم بكلام ليس بالعربية فتوهمنا أنه بالسريانية ثم بكيت فبكينا لبكائك، فقال: نعم ذكرت إلياس النبي وكان من عباد أنبياء بني إسرائيل فقلت كما كان يقول في سجوده، ثم اندفع فيه بالسريانية فلا والله ما رأينا قساً ولا جاثليقاً أفصح لهجة منه به، ثم فسره لنا بالعربية فقال: كان يقول في سجوده: أتراك معذبي وقد أظمأت لك هواجري، أتراك معذبي وقد عفرت لك في التراب وجهي، أتراك معذبي وقد اجتنبت لك المعاصي، أتراك معذبي وقد أسهرت لك ليلي، قال: فأوحى الله إليه أن ارفع رأسك فإني غير معذبك، قال: فقال: إن قلت: لا أعذبك ثم عذبتني ماذا؟ ألست عبدك وأنت ربي [قال]: فأوحى الله إليه أن ارفع رأسك فإني غير معذبك، إني إذا وعدت وعداً وفيت به.

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ:
خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

visit 👉 www.sunnilibrary.com

امام جعفر صادق نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام وارث ہوئے علم انبیا علیہم السلام کے۔ اور سلیمان علیہ السلام وارث ہوئے داؤد علیہ السلام کے۔ اور محمد ﷺ وارث ہوئے سلیمان علیہ السلام کے.
انبیا کا ورثہ درہم دینار زمین جائیداد نہیں ہوتا بلکہ انبیا کرام کی وراثت علم ہوتی ہے۔العلما ورثۃ الانبیا۔ نص قرآنی بھی موجود
الشافی جلد دوم کتاب الحجت۔ صفحہ 103

راوی کہتا ہے میں نے کہا علم اسی کا نام ہے، فرمایا یہ وہ علم نہیں، علم وہ ہے جس کا تعلق ہر روز ہر گھڑی کے واقعات سے ہے

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنْ شُعَيْبِ الْحَدَّادِ عَنْ ضُرَيْسٍ الْكِنَاسِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ عِنْدَهُ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ دَاوُدَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَ إِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَ إِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَ إِنَّ عِنْدَنَا صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ وَ أَلْوَاحَ مُوسَىٰ عليهما السلام فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعِلْمُ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، لَيْسَ هٰذَا هُوَ الْعِلْمَ، إِنَّمَا الْعِلْمُ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَوْماً بِيَوْمٍ وَسَاعَةً بِسَاعَةٍ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابو بصیر بھی موجود تھے حضرت نے فرمایا۔ داؤد وارث ہوئے علم انبیا کے اور سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمد وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ کے اور ان کے پاس علم تھا صحف ابراہیم اور الواح موسیٰ کا علم وہ ہے جو رات دن، روز بروز اور ساعت بڑھتا رہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُعْطِ الْأَنْبِيَاءَ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ أَعْطَاهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله، قَالَ: وَقَدْ أَعْطَىٰ مُحَمَّداً جَمِيعَ مَا أَعْطَى الْأَنْبِيَاءَ، وَعِنْدَنَا الصُّحُفُ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ» قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هِيَ الْأَلْوَاحُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۵۔ راوی نے صحف ابراہیم و موسیٰ کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ الواح (کتاب) تھیں، آپ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی تھا۔

٦ ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ» مَا الزَّبُورُ وَ مَا الذِّكْرُ؟ قَالَ: الذِّكْرُ عِنْدَاللهِ وَالزَّبُورُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَىٰ دَاوُدَ وَكُلُّ كِتَابٍ نَزَلَ فَهُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَنَحْنُ هُمْ.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ:
خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ
مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی
بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی
مصنف دو صد کتب

ناشر
ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

visit 👉 www.sunnilibrary.com

شیعوں کی گستاخیاں

آئمہ کا بیان ہے کہ وہ آدم علیہ السلام اور تمام علمائے کرام کے علم کے وارث ہوتےہیں۔

بصائر الدرجات جلد اول صفحہ 316

باب نمبر ﴿۱﴾

ائمہؑ کا بیان کہ وہ آدمؑ اور تمام علماء کے علم کے وارث ہوتے ہیں

حدیث ﴿ ۱ ﴾ (حدثنا أبو القاسم قال حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار قال حدثنا) يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير (عن ربعي عن عبد الله بن الجارود) عن الفضيل بن يسار قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن العلم الذي هبط مع آدم لم يرفع و إن العلم يتوارث و ما يموت منا عالم حتى يخلفه من أهله من يعلم علمه أو ما شاء الله.

فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے یہ کہتے ہوئے سنا: جو علم آدمؑ کے ساتھ اترا تھا اٹھایا نہیں گیا۔ علم کے وارث ہوتے ہیں اور ہم میں سے جو عالم بھی فوت ہوتا ہے اُس کے اھل اس کے وارث ہوتے ہیں جو اتنا ہی علم رکھتے ہیں یا جو اللہ چاہے۔

حدیث ﴿ ۲ ﴾ حدثنا محمد بن الحسين عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن حماد بن عثمان عن فضيل عن أبي جعفر ع قال كانت في علي عليه السلام سنة ألف نبي و قال إن العلم الذي نزل مع آدم لم يرفع و ما مات عالم فذهب علمه و إن العلم ليتوارث إن الأرض لا تبقى بغير عالم.

بصائر الدرجات (جلد اول)

تالیف

ابوجعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار

متوفی (۲۹۰ھ)

مترجم

سید اقرار حسین زیدی

(ایم اے عربی۔ عربی فاضل)

پبلیشر

ولایت مشن پبلیکیشنز

E-Mail-info@wilayatmission.com

feedback@wilayatmission.com

Contact : 0346-3233151(karachi),03334570593(Lahore)

visit👉www.sunnilibrary.com

امام جعفر صادق نے فرمایا کہ علماء وارث انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں مالک ہوتے درہم و دینار کے بلکہ وہ تو وارث علم ہوتے ہیں

کتاب مستطاب الشافی ترجمہ اصول کافی جلداول ۔ صفحہ 71

مادہ کے حصول اور سنت قائمہ کے متعلق اور جو اس کے علاوہ ہے وہ فضل الٰہی ہے۔

٢۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِرْهَماً وَلَا دِينَاراً وَ إِنَّمَا أَوْرَثُوا أَحَادِيثَ مِنْ أَحَادِيثِهِمْ فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِنْهَا فَقَدْ أَخَذَ حَظّاً وَافِراً، فَانْظُرُوا عِلْمَكُمْ هَذَا عَمَّنْ تَأْخُذُونَهُ؟ فَإِنَّ فِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ فِي كُلِّ خَلَفٍ عُدُولاً يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَ تَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علماء وارث انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں مالک ہوتے درہم و دینار کے بلکہ وہ تو وارث ہوتے ہیں ان کی احادیث کے پس جس نے ان احادیث سے کچھ لے لیا اس نے کافی حصہ پالیا پس تم اس پر نظر رکھو کہ تم اس علم کو کس سے لیتے ہو۔ یہ علم ہم اہلبیت کا ہے کیونکہ ہم میں ہر زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو عادل ہیں جو دور کرتے ہیں غالیوں کی تحریف، اہل باطل کے تغیرات اور جاہلوں کی تاویلوں کو۔

٣۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْراً فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ.

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے علم دین عطا کرتا ہے۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: الْكَمَالُ كُلُّ الْكَمَالِ التَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ وَ الصَّبْرُ عَلَى النَّائِبَةِ وَ تَقْدِيرُ الْمَعِيشَةِ.

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کمال کا ہے علم دین حاصل کرنے، مصیبت پر صبر کرنے اور خرچ میں میانہ روی اختیار کرنے میں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی جلد اول

حضرت ثقۃ الاسلام ابو جعفر مولانا الشیخ محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالم جناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲، کراچی

visit 👉 www.sunnilibrary.com

ابوجعفر فرماتے ہیں کہ جو علم ہمیشہ آدم علیہ السلام کے ساتھ رہا وہ اٹھایا نہیں گیا۔ علم وراثتاً چلتا رہتا ہے۔

بصائر الدرجات جلد اول صفحہ 320

بصائر الدرجات (جلد اول)

تالیف

ابوجعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار
متوفی (۲۹۰ھ)

مترجم

سید اقرار حسین زیدی
(ایم اے عربی۔ عربی فاضل)

پبلیشر
ولایت مشن پبلیکیشنز

E-Mail-info@wilayatmission.com
feedback@wilayatmission.com
Contact : 0346-3233151(karachi),03334570593(Lahore)

visit www.sunnilibrary.com

حدیث ④ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر ع(قال) إن العلم الذي لم يزل مع آدم لم يرفع و العلم يتوارث و كان علي عالم هذه الأمة و إنه لن يهلك منا عالم إلا خلفه من أهله من يعلم مثل علمه أو ما شاء الله.

زرارہ نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: جو علم ہمیشہ آدمؑ کے ساتھ رہا وہ اٹھایا نہیں گیا اور علم وراثتاً چلتا ہے علی علیہ السلام اس امت کے عالم تھے ہم میں سے کوئی عالم بھی شہید ہو جائے تو اس کے اہل سے اس کا جانشین وہ شخص ہوتا ہے جو اس جیسا عالم ہو یا جتنا اللہ چاہے۔

حدیث ⑤ حدثنا العباس عن حماد بن عيسى عن حريز عن فضيل بن يسار عن أبي جعفر مثله

ہمیں عباس نے حماد بن عیسیٰ سے بیان کیا کہ حریز نے فضیل بن یسار سے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ السلام نے اسی طرح فرمایا ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي بن فضال قال حدثنا محمد بن القاسم عن أبيه عن فضيل بن يسار قال سمعت أبا جعفر ع يقول إن العلم الذي نزل مع آدم على حاله وليس يمضي منا عالم إلا خلفه من يعلم علمه (و) كان علي عالم هذه الأمة.

فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: وہ علم جو آدمؑ کے ساتھ اترا وہ اپنے حال پر ہے اور ہم میں سے جو عالم بھی یہاں سے جاتا ہے اس کے پیچھے اس کا خلیفہ وہ شخص بنتا ہے جو اس جیسا عالم ہو اور علیؑ اس امت کے عالم تھے۔

حدیث نبوی ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے سماعت کی منزلت پر ہیں، اور عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے بصارت کی منزلت پر ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ مجھ سے قوت قلب کی منزلت پر ہیں

شیعہ کتاب معانی الاخبار جلد 2 پیج 436.

خاک کو اڑایا) سے لیا گیا ہو۔ جس کا مضارع "تسفیہ" ہوتا اور سفی۔ مقصور حالت میں۔ اور سفاء۔ ممدود حالت میں۔ جس کے معنی ہیں جبل۔

۲۱۔ میرے والد۔ رحمہ اللہ۔ نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے حفص بن بختری سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ علیہ السلام نے فرمایا: "جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر گئے اور نماز کا وقت آیا تو جبرائیل علیہ السلام نے اذان دی۔ جب انہوں نے اللہ اکبر ، اللہ اکبر کہا تو فرشتوں نے (بھی) کہا: اللہ اکبر ، اللہ اکبر اور جب انہوں نے کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ تو فرشتوں نے بھی کہا: (پروردگار) نظیر و مشابہ سے پاک ہے اور جب جبرئیل نے کہا: اشھد ان محمداً رسول اللہ تو فرشتوں نے کہا: نبی مبعوث ہے۔ اور جب انہوں نے کہا: حیّ علی الصلاۃ تو فرشتوں نے کہا: اپنے رب کی عبادت پر آمادہ ہو جاؤ اور جب انہوں نے کہا: حیّ علی الفلاح تو فرشتوں نے کہا: کامیاب ہوا وہ کہ جس نے آنجنابؐ کی پیروی کی۔"

۲۲۔ ہم سے بیان کیا ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم بن احمد بن ہاشم کتب نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر اسدی ابو حسین کوفی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن اسماعیل برکی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا جعفر بن عبداللہ مروزی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے اسماعیل بن فضل ہاشمی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب عیون عین پر ظلم کریں۔ عین کا قتل ہونا عیون کے چوتھے ہاتھ پر ہوگا اور جب ایسا ہو تو اس کی مدد نہ کرنے والا اللہ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت کا مستحق ہوگا۔" تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! عین اور عیون کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "عین میرا بھائی علیؑ بن ابوطالبؑ ہے اور عیون اس کے دشمن ہیں۔ ان کا چوتھا اسے ظلم اور دشمنی سے قتل کرنے والا ہے۔

۲۳۔ ہم سے بیان کیا ابوقاسم علی بن احمد بن موسیٰ بن عمران دقاق نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن ابوعبداللہ کوفی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا سہل بن زیاد الآدمی نے، انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے سردار علی بن محمد بن علی رضا امام نقی (علیہم السلام) نے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے، ان بزرگواروں نے حسن بن علی علیہما السلام سے کہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ابوبکر مجھ سے سماعت کی منزلت پر ہے اور عمر مجھ سے بصارت کی منزلت پر ہے اور عثمان مجھ سے قوت قلب کی منزلت پر ہے۔" امام حسن علیہ السلام فرماتے ہے: جب دوسرا دن ہوا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گیا جبکہ امیر المومنین علیہ السلام، ابوبکر، عمر اور عثمان انکے پاس تھے۔ تو میں نے عرض کی: بابا جان میں نے آپ کو ان اصحاب کے بارے میں یہ قول فرماتے سنا ہے تو اس کے کیا معنی ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: "ہاں" پھر اپنے دست مبارک سے

معانی الاخبار

شیخ الصدوق

www.sunnilibrary.com
https://www.youtube.com/channel/UCKkLrPGvly4aAAZL_nI3L9Q

AL-KISA PUBLISHERS
Postal Code: 75850, office R-159, Sector 5-B/2
North Karachi, Karachi, Pakistan
Contact # +92 21 36968621, +92 300 2406150
Email: al-kisa@hotmail.com
ISBN
978-969-9605-06-2

نبی ﷺ کا فرمان کہ میرے معبود میرے خلفاء پر رحم فرما۔ یہ الفاظ تین مرتبہ دہرائے رسول ﷺ نے۔ پوچھا گیا کہ آپکے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا جو میرے بعد آئینگے میری حدیث اور سنت کو روایت دینگے۔

معانی الاخبار جلد دوم صفحہ 424. 425.

(۴۲۴) ☆خوف اور طمع کے معنی☆

ا۔ہم سے بیان کیا محمد بن ابراہیم بن اسحاق۔ رضی اللہ عنہ۔ نے،انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضال نے،انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے کہا کہ امام رضا علیہ السلام نے اللہ عزوجل کے فرمان: "هو الذى يريكم البرق خوفاً وطمعاً" [وہی خدا ہے جو تمہیں (تمہارے) خوف اور طمع کی حالت میں بجلیاں دکھاتا ہے](سورۂ رعد: آیت-۱۲) کے سلسلے میں ارشاد فرمایا: "خوف کی حالت مسافر کے لئے اور طمع کی حالت اقامت پذیر کے لئے ہے۔"

(۴۲۵) ☆اس نیکی کے معنی جو بندہ کو جنت میں داخل کراتی ہے☆

www.sunnilibrary.com
https://www.youtube.com/channel/UCKkLrPGviy4aAAZL

ا۔ہم سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہ۔ رضی اللہ عنہ۔ نے،انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے،انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے داود بن سلیمان سے،انہوں نے علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام سے،انہوں نے امام صادق علیہ السلام سے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے داود علیہ السلام کی جانب وحی فرمائی: بیشک میرے بندوں میں سے کوئی بندہ یقیناً میرے پاس ایک نیکی لے کر آئے گا تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔ عرض کیا: میرے پروردگارا یہ کونسی نیکی ہے؟ فرمایا: وہ مومن کو اس کی پریشانی اور سختی میں کشادگی اور آسانی دے،اگرچہ ایک کھجور کے بدلے ہو،تو داود علیہ السلام نے عرض کیا: حق ظاہر ہو گیا ہے اس شخص پر جو تیری معرفت رکھتا ہے کہ تجھ سے اپنی امید کو منقطع نہیں کرتا۔"

(۴۲۶) ☆نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین دفعہ: میرے معبود! میرے خلفاء پر رحم فرما۔فرمانے کے معنی☆

ا۔ہم سے بیان کیا میرے والد۔ رحمہ اللہ۔ نے،انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے،انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے حسین بن یزید نوفلی سے،انہوں نے علی بن داود یعقوبی سے،انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب علیہ السلام سے،انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے اپنے جد سے،انہوں نے علی بن ابی طالب علیہما السلام سے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے معبود! میرے خلفاء پر رحم فرما، میرے معبود! میرے خلفاء پر رحم فرما، میرے معبود! میرے خلفاء پر رحم فرما" آپؐ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہؐ! آپؐ کے خلفاء کون ہیں؟،تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو میرے بعد

آئیں گے میری حدیث اور سنت کو روایت کریں گے۔"

(۴۲۷) ☆کامل خوراک کے معنی☆

ا۔ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکل۔ رضی اللہ عنہ۔ نے،انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے،انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے،انہوں نے اسماعیل بن مسلم سکونی سے،انہوں نے جعفر بن محمد علیہما السلام سے،آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے،آپ نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے،ان بزرگواروں نے علی علیہ السلام سے کہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوراک میں جب چار خصلتیں جمع ہوں جائیں تو وہ یقیناً کامل ہو جاتی ہے: جب وہ حلال میں سے ہو،اس پر (کھانے کے لئے بڑھنے والے) ہاتھ زیادہ ہوں،اس کے شروع میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اور اس کے اختتام پر اللہ کی حمد کی گئی ہو۔"

(۴۲۸) ☆اس تحریر کے معنی جو ام سلمیٰؓ نے عائشہؓ کی جانب لکھا جب انہوں نے بصرہ کی طرف خروج کا ارادہ کیا☆

ا۔ہم سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہ۔ رضی اللہ عنہ۔ نے،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا محمد بن ابی قاسم نے،انہوں نے محمد بن علی صیرفی قرشی کوفی سے،انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا نصر بن مزاحم منقری نے،انہوں نے عمر بن سعد سے،انہوں نے ابو مخنف لوط بن یحییٰ سے،انہوں نے عقبہ ازدی سے،انہوں نے ابو مخنس ارجبی سے،انہوں نے کہا کہ جب عائشہؓ نے بصرہ کی طرف خروج کا ارادہ کیا تو ان کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلیہ ام سلمیٰ۔ رضی اللہ عنہا۔ نے لکھا: اما بعد فانک سدة بين رسول الله (ص) و بين امته و حجابه المضروب على حرمته و قد جمع القران ذيلك فلا تندحيه و سكن عقيراك فلا تصحريها، (ان) الله من وراء هذه الامة، قد علم رسول الله (ص) مكانك لو اراد ان يعهد اليك لفعل، و لقد عهد، فاحفظني ما عهد فلا تخالفي فيخالف بك و اذكرى قوله عليه السلام في نباح الكلاب بحواب، و قوله (ما للنساء و الغزو؟) و

معانی الاخبار

شیخ الصدوق

AL-KISA PUBLISHERS
Postal Code: 75850, office R-159, Sector 5-B/2
North Karachi, Karachi. Pakistan
Contact @ +92 21 36968621, +92 300 2406150
Email: al-kisa@hotmail.com
ISBN
978-969-9605-06-2

(٣) باب قول النبي ﷺ: «لا نورث، ما تركنا صدقة»
www.KitaboSunnat.com
192
85- كتاب الفرائض
اسد علی
أحاديث: 6412 — 7563
كتاب الرقاق — كتاب التوحيد
صحیح بخاری
(اردو)
6
تالیف
جب کوئی مرد بیان دیتا ہے تو لفظ "قال" آتا ہے۔ "مذکر"
اور جب کوئی عورت بیان دیتی ہے تو لفظ "قالت" آتا ہے۔ "مونث"
بخاری و مسلم کی اس روایت میں متفقہ طور پہ لفظ "قال" آیا ہے۔ مطلب
سیدہ فاطمہؑ کے ناراض ہونے کی روایت حدیث کا حصہ نہیں بلکہ ادراج
ہے۔
کیونکہ حدیث کی راویہ سیدہ عائشہؓ ہیں حدیث بس یہیں تک ختم ہو رہی
ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے حدیث رسولؐ بیان کردی۔
Imagitor

انبیاء علیہم السلام ایک دوسرے کے علوم کے وارث رہے۔
یعنی علمی وراثت انبیاء کرام کو منتقل ہوتی رہی۔ ایک دوسرے سے۔ نا کہ کوئی مال یا جائیداد۔
روایت ملاحظہ کیجیئے۔

الشافی جلد دوم کتاب الحجت صفحہ 104.105

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ أَخِيهِ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ ؑ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرِثَ النَّبِيِّينَ كُلَّهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: مِنْ لَدُنْ آدَمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ؟ قَالَ: مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً إِلَّا وَمُحَمَّدٌ ﷺ أَعْلَمُ مِنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللهِ، قَالَ: صَدَقْتَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ كَانَ يَفْهَمُ مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْدِرُ عَلَى هَذِهِ الْمَنَازِلِ، قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ لِلْهُدْهُدِ حِينَ فَقَدَهُ وَشَكَّ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ: «مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ» حِينَ فَقَدَهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَاباً شَدِيداً أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ» وَإِنَّمَا غَضِبَ لِأَنَّهُ كَانَ يَدُلُّهُ عَلَى الْمَاءِ، فَهَذَا وَهُوَ طَائِرٌ قَدْ أُعْطِيَ مَا لَمْ يُعْطَ سُلَيْمَانُ، وَقَدْ كَانَتِ الرِّيحُ وَالنَّمْلُ وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالشَّيَاطِينُ [وَ] الْمَرَدَةُ لَهُ طَائِعِينَ وَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَكَانَ الطَّيْرُ يَعْرِفُهُ، وَإِنَّ اللهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: «وَلَوْ أَنَّ قُرْآناً سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى» وَقَدْ وَرِثْنَا نَحْنُ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي فِيهِ مَا تُسَيَّرُ بِهِ الْجِبَالُ وَتُقَطَّعُ بِهِ الْبُلْدَانُ وَتُحْيَى بِهِ الْمَوْتَى، وَنَحْنُ نَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ، وَإِنَّ فِي كِتَابِ اللهِ لَآيَاتٍ مَا يُرَادُ بِهَا أَمْرٌ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ اللهُ بِهِ مَعَ مَا قَدْ يَأْذَنُ اللهُ مِمَّا كَتَبَهُ الْمَاضُونَ، جَعَلَهُ اللهُ لَنَا فِي أُمِّ الْكِتَابِ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ: «وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ» ثُمَّ قَالَ: «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا» فَنَحْنُ الَّذِينَ اصْطَفَانَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَوْرَثَنَا هَذَا الَّذِي فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ.

٧۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ مجھے خبر دیجئے اس سے آنحضرتؐ کیا تمام انبیاء کے علوم کے علوم کے وارث تھے فرمایا۔ ہاں، میں نے کہا کیا آدم سے لے کر اپنی ذات تک۔ فرمایا، خدا نے جس نبی کو بھی بھیجا، محمد اس سے زیادہ عالم تھے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا، عیسیٰ بن مریم باذن خدا مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ فرمایا سچ ہے۔ میں نے کہا سلیمان بن داؤد جانوروں کی بولی سمجھتے تھے کیا رسول اللہ کے لئے بھی یہ منازل تھیں؟ فرمایا، سلیمان نے جبکہ ہدہد کو نہ پایا اور اس کے معاملے میں شک ہوا تو فرمایا، یہ کیا معاملہ ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غائب ہو گیا۔ اس کو نہ پا کر اس پر غضبناک ہوئے اور فرمایا۔ میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا ذبح کروں گا ورنہ وہ مجھ کوئی معقول وجہ (غائب ہونے کے متعلق) بیان کرے

یہ غصہ اس لئے تھا کہ وہ رہنما تھا چشمۂ آب تک لے جانے کا۔ پس اس طائر کو وہ چیز عطا کی گئی تھی جو سلیمان کو نہیں ملی تھی حالانکہ ہوا، چیونٹیاں، انسان، جن، شیطانوں اور سرکشوں کو ان کا تابع فرمان بنا دیا تھا لیکن وہ ہوا کے نیچے پانی کا حال معلوم نہ کر سکے اور ایک پرندہ اس کو جانتا تھا اور خدا قرآن میں فرماتا ہے اگر کوئی کتاب ایسی ہو سکتی ہے کہ اس کے پڑھنے سے پہاڑ چل نکلیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور مردے بولنے لگیں تو وہ یہی کتاب ہے اور ہم اسی قرآن کے وارث ہیں جس سے پہاڑ چل نکلیں شہروں کے ٹکڑے ہو جائیں اور مردے جی اٹھیں، ہم ہوا کے نیچے پانی کو جانتے ہیں کتاب خدا میں ایسی آیات ہیں کا ارادہ نہیں کیا جاتا بے اذن خدا اور وہ ملحق ہیں ان چیزوں سے جن کو پہلے لوگوں نے لکھا خدا نے وہ ہمارے لئے ام الکتاب میں رکھا ہے خدا فرماتا ہے آسمان و زمین کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو۔ پھر فرمایا۔ ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ پس ہم ہیں وہ لوگ جن کا اللہ نے اصطفا کیا اور ہم کو وارث بنایا اس کتاب کا جس میں ہر شے کا بیان ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ:
خلافت، رسالت، نبوت، امامت

ترجمہ **اُصولِ کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ
مفسرِ قرآن عالیجناب ادیبِ اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی
بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی
مصنف دو صد کتب

ناشر
ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

visit 👉 www.sunnilibrary.com

جناب عباسؓ محمد ﷺ کی میراث کے حق دار نہیں کیونکہ وہ مہاجر نہیں تھے

محمد باقر دمشقی بہبانی نجفی الدمعۃ الساکبۃ جلد سوم صفحہ نمبر ۷۹ تا ۸۰ پر اپنے ساتویں امام سے عجیب منطق تحریر کرتا ہے

پھر ہارون نے کہا پھر آپ کے قول کے مطابق کہ حضرت عباسؓ رسول ﷺ کے چچا تھے ان کی صلب سے تھے ان کی میراث نہیں ہے امام نے فرمایا اللہ و رسولؐ کے حق کا واسطہ مجھے اس آیت کی تاویل سے معافی دو یہ علماء کے نزدیک مستور و مخفی ہے اس نے کہا میں آپ کو امان دیتا ہوم مجھے اس سوال کا جواب دو میں دوبارہ امان دیتا ہوں میں نے کہا مہاجر نبیؐ کا وارث ہو سکتا ہے پھر حضرت عباسؓ تو مہاجر نہیں تھے

ونسائنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔(۱)

عباس رسول کے چچا وراثت کے حق دار نہیں

[illegible]

ہارون نے امام کی اس روشن دلیل کو قبول کیا اور داد تحسین دی۔

پھر ہارون نے کہا پھر آپ کے قول کے مطابق کہ حضرت عباس رسول کے چچا تھے ان کی صلب سے تھے ان کی میراث نہیں ہے۔

امام نے فرمایا اللہ و رسول کے حق کا واسطہ مجھے اس آیت کی تاویل سے معاف رکھو یہ علماء کے نزدیک مستور و مخفی ہے۔ اس نے کہا میں آپ کو امان دیتا ہوں مجھے اس سوال کا جواب دو میں دوبارہ امان دیتا ہوں میں نے کہا مہاجر نبی کا وارث ہو سکتا ہے پھر حضرت عباس تو مہاجر نہیں تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

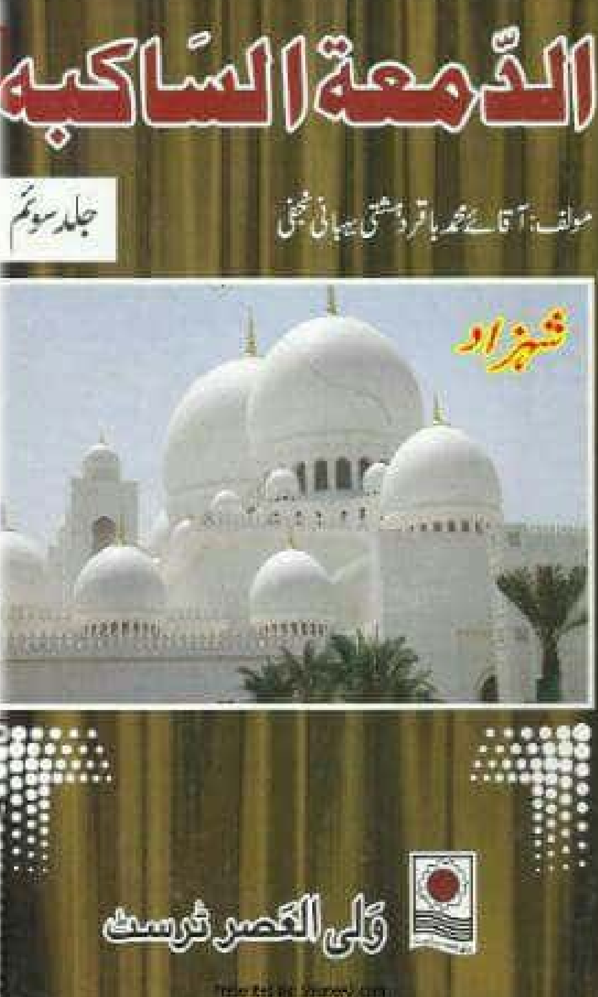

نبی ﷺ سے مروی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہے۔

معانی الاخبار۔ شیعہ کتاب

عزت کی بقاء کے سلسلہ میں۔"

(۳۰۷) ☆نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی روایت کے معنی کہ آپؐ نے فرمایا: میری قبراور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہےاور میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے☆

ا۔ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکل ۔رضی اللہ عنہ۔ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے،انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ برقی سے،انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے ابن ابی عمیر سے،انہوں نے ہمارے اصحاب میں ایک سے،انہوں نے ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے آپ نے فرمایا:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری قبراور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہےاور میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے اوپر ہے کیونکہ فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی قبر آپ کی قبراور آپؐ کے منبر کے درمیان ہے اور جناب فاطمہ زہرا کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہےاور اس قبر کی طرف جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

اس کتاب کے مصنف-رضی اللہ عنہ-فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے مگر میں اس کے جو معنی ذکر ہوئے ہیں اس پر اعتراض کرتا ہوں۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی قبر کی جگہ کے سلسلہ میں میرے نزدیک صحیح وہ ہے جسے مجھ سے بیان کیا میرے والد رحمہ اللہ نے،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سہل بن زیاد آدمی نے،انہوں نے احمد بن محمد بن ابونصر بزنطی سے،انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالحسن امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی قبر کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: آپ سلام اللہ علیہا کو ان کے گھر میں دفن کیا گیا پھر جب بنوامیہ نے مسجد کو وسعت دی تو وہ (گھر مسجد کا حصہ بن کر) مسجد میں منتقل ہوگیا۔"

(۳۰۸) ☆امیرالمومنینؑ کے قول "کرامت سے کوئی انکار نہیں کرتا مگر گدھا" کے معنی☆

ا۔ہم سے بیان کیا میرے والد۔رحمہ اللہ۔نے،انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے،انہوں نے احمد بن محمد سے،انہوں نے محمد بن قاسم سے،انہوں نے علی بن اسباط سے،انہوں نے حسن بن جہم سے،انہوں نے کہا کہ ابوالحسن امام رضا علیہ السلام نے

معانی الاخبار

شیخ الصدوق

www.sunnilibrary.com
https://www.youtube.com/channel/UCKkLrPGviy4aAAZL_nI3L9Q

AL-KISA PUBLISHERS
Postal Code: 75850, office R-159, Sector 5-B/2
North Karachi, Karachi, Pakistan
Contact # +92 21 36968621, +92 300 2406150
Email: al-kisa@hotmail.com
ISBN
978-969-9605-06-2

باغ فدک

اعتراض از اہل تشیع

سیدہ فاطمہ کا اگر فدک میں حق نہیں تھا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کیوں طلب کیا؟
اور حضرت ابوبکر پر کیوں ناراض رہیں اور ان سے مدت العمر تک کیوں کلام نہیں کیا؟

جواب 1

تاریخی حقائق سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں اہل بیت اور حضرت سیدہ فاطمہ کا اکثر خرچ فدک کی پیداوار سے آتا تھا ،اس لئے حضرت سیدہ فاطمہ نے سمجھا کہ یہ مال ہمارے ملک میں ہے اس لئے انہوں نے صدیق اکبر سے مطالبہ کیا۔ (واللہ اعلم)

جواب 2

رضامندی سیدہ فاطمہ زہرہ کی روایات از شیعہ کتب

یہ ایک ناممکن بات ہے کہ سیدہ فاطمہ وراثت انبیاء پر واضح حدیث نبوی سُن کر دنیوی چیز (باغ فدک) نہ ملنے پر غضب ناک ہو جائیں۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف سن کر آپ کی طبع شریف کا ناراض ہوجانا مستحیلات عقلیہ میں سے ہے۔

⬅️ یہ ایک متفق علیہ امر ہے کہ پیغمبروں کے فرزند ان کے دین کے وارث ہوتے ہیں۔ دنیوی چیزیں وراثت میں نہیں پاتے۔ پیغمبر جو کچھ چھوڑ کر اس جہان سے روانہ ہوتے ہیں وہ وقف کر جاتے ہیں۔

شرح نہج البلاغتہ مطبوعہ ایران از علامہ ابن میثم بحرانی صفحہ 543

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ سے خطاب کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فدک کی آمدنی میں سے تمھارہ اہل بیت کا خرچ الک کردیتے تھے، اور جو کچھ باقی بچ جاتا مسکینوں میں تقسیم کردیتے تھے، اور اس میں جہاد کے لئے سواریاں دیتے تھے۔اور خدا کی رضامندی کے لئے آپ کا مجھ پر حق ہے کہ فدک کے بارے میں وہی کاروائی کروں جو کاروائی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ پس حضرت فاطمہ زھرہ اس بات پر راضی ہوگئیں، اور حضرت ابوبکر سے عہد لے لیا پھر حضرت ابوبکر صدیق ارض فدک کی آمدنی میں سے اہل بیت کو اس قدر دیتے تھے کہ سال بھر کے اخراجات کے لئے کافی ہوجاتا تھا۔ پھر باقی خلفاء نے بھی اسے طرح کیا، یہاں تک کہ حضرت معاویہ ملک کے والی ہوئے۔

رضامندی فاطمہ زہرہ کی روایات اور شیعہ کتب کے مزید حوالہ جات

👈 درہ نجفیہ شرح نہج البلاغتہ مطبوعہ تہران صفحہ 332-
👈 حدیدی شرح نہج البلاغتہ جلد دوم جز شانزدھم صفحہ296-
👈 سید علی نقی فیض الاسلام کی فارسی شرح نہج البلاغتہ جز پنجم مطبوعہ تہران صفحہ 960--

طالب دعا 🙏
ممتاز قریشی

شیعہ کتب کی اس روایت سے چار مسئلے واضح ہوتے ہیں۔

1️⃣ فدک کے متعلق نبوی طرزعمل میں اور صدیقی طرز عمل میں کوئی تفاوت نہیں تھا۔

2️⃣ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ راضی تھیں اور صدیقی طرز عمل آپ کو پسند تھا۔

3️⃣ اہل بیت کے گھر کے اخراجات آخری دم تک فدک کی آمدنی میں سے حضرت صدیق پورے کرتے تھے۔

4️⃣ خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیھم اجمعین کی کاروائی فدک کے متعلق ایک ہی طرح کی رہی ہے۔

آئمہ اہلبیت کے فدک کے متعلق اقوال

کثیر نوال کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ میری جان آپ پر قربان ہو گیا ابوبکر عمر نے آپ اہل بیت کے حقوق کے بارے میں ذرا بھی ظلم کیا تھا یا آپ کے حق دبائے رکھے تو امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نہیں اس اللہ کی قسم جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تا کہ تمام جہانوں کے لیے وہ زندہ نذیر بن جائے ہمارے حقوق میں سے ایک رائی کے دانہ برابر بھی ان دونوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا میں نے امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ پر قربان جاؤں کیا میں ان دونوں سے محبت رکھوں؟ تو امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں تو برباد ہوجائے تو ان دونوں سے دونوں جہانوں میں دوست رکھ اور اگر اس وجہ سے تجھے کوئی نقصان ہو تو وہ میرے ذمہ ہے پھر امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مغیرہ اور بنان سے خدا نپٹے ان دونوں نے ہم اہل بیت پر جھوٹ گھڑا

كتاب شرح نهج البلاغة - ابن أبي الحديد - ج ١٦ - الصفحة ٣٢٦

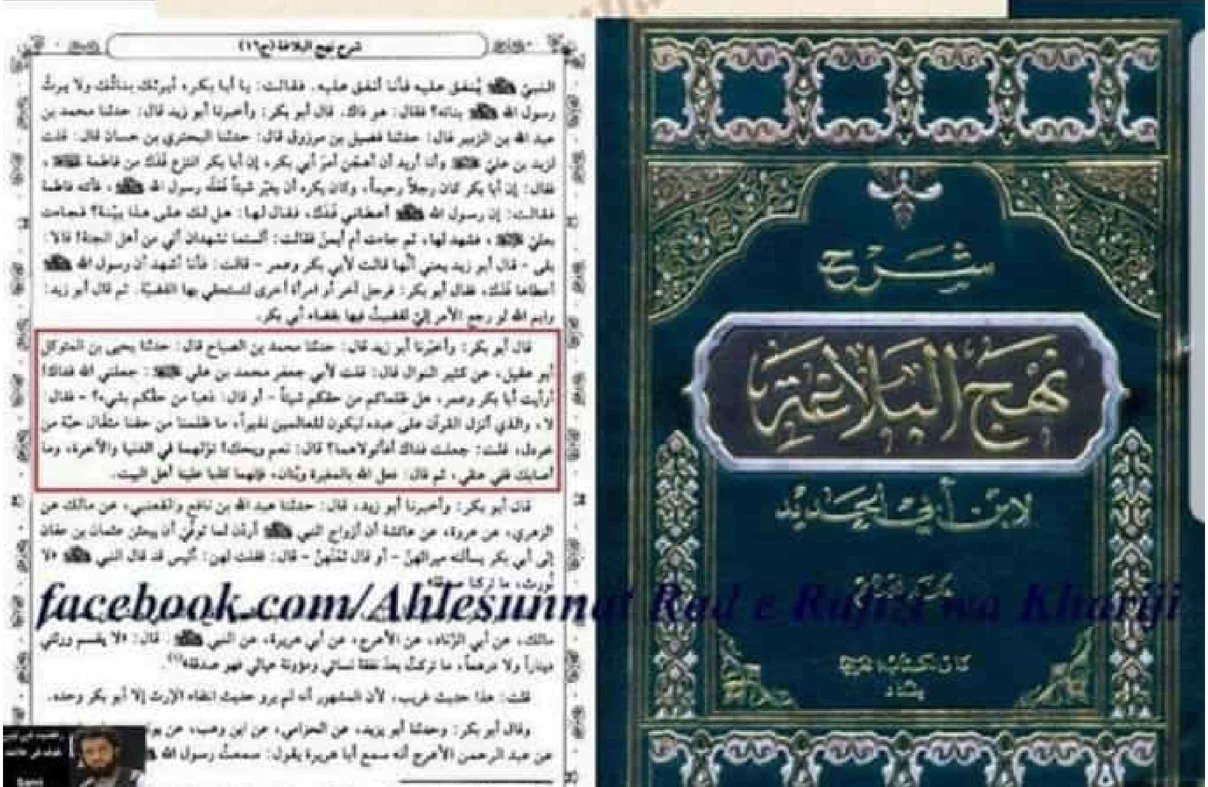

فدک کے مسئلہ پر علی رضؓ کا فیصلہ

شریف مرتضیٰ لکھتا ہے: جب یہ مسئلہ امیر المومنین (علیؓ) تک پہنچا، انہوں نے فدک کو اسی طرح رہنے دیا جس طرح تھا (ابو بکرؓ اور عمرؓ کے دور میں) اور انہوں نے اسے اولادِ فاطمہؓ کی وراثت میں شامل نہیں کیا۔ (الشافی فی الامامۃ ج۳ ص ۹۲)

عتب عليها في ذلك ، ولا على أبي بكر في التماس البيّنة ، وإن لم يحكم لما لم يتم (١) ولم يكن هنا هناك خصم لأنّ التركة صدقة على ما ذكرنا فكان لا يمكن (٢) أن يعوّل في ذلك على يمين أو نكول فلم يكن الأمر (٣) إلّا ما فعله .

وقد أنكر أبو علي ما قاله السائل من أنها لما أرادت فدك وردّت في دعوى النحلة ادّعته إرثاً وقال : كان طلب الإرث قبل ذلك فلما سمعت منه الخبر كفّت ثم ادّعت النحلة .

فأمّا فعل عمر بن عبد العزيز فلم يثبت أنّه ردّه على سبيل النحلة ، بل عمل في ذلك ما عمله عمر بن الخطاب بأن أقرّه في يد أمير المؤمنين عليه السلام ليصرف غلّاتها في المواضع (٤) التي كان يجعلها رسول الله صلّى الله عليه وآله فيه فقام بذلك مدّة ثم ردّها إلى عمر في آخر سنيه وكذلك فعل عمر بن عبد العزيز ، ولو ثبت أنّه فعل بخلاف ما فعله السلف لكان هو المحجوج بقولهم وفعلهم ، وأحد ما يقوّي ما ذكرناه أن الأمر لما انتهى إلى أمير المؤمنين عليه السلام ترك فدك على ما كانت (٥) ولم يجعلها ميراثاً لولد فاطمة عليها السلام ، وهذا يبيّن أنّ الشاهد كان غيره ، لأنّه لو كان هو الشاهد لكان الأقرب أن يحكم بعلمه ، على أنّ الناس اختلفوا في الهبة إذا لم تقبض ، فعند بعضهم تستحق بالتسليم ، وعند بعضهم يصير وجوده كعدمه ، فلا يمتنع من هذا الوجه أيضاً أن يمتنع

(١) ش « لم يثبت » .
(٢) غ « لا يمكن » .
(٣) ش « في الأمر » .
(٤) غ « في المواضع التي » .
(٥) غ « ترك أمر فدك على ما كان » .

٩٢

The Reality of Shia
facebook.com / TheRealityOfShia

سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین کی سنت پر قائم رھے

جب سیدنا علی رضہ برسراقتدار آے تو اس قرآن کو چھپانے اور اس کے اظہار پر قادر نا ہوے کیونکہ اسکی وجہ سے انکے سابقہ "خلفاء" کی برائی اور عیب کا اظہار ہوتا ہے ایسے ہی وہ حج اور عورتوں کے متعے کو جاری کرنے قاضی شریح کو منصب قضاء اور معاویہ کو گورنری سے معزول کرنے پر قادر نا ہوے

إنّ عثمان قد كان من كتاب الوحي لمصلحة رآها ﷺ وهي أن لا يكذبوه في أمر القرآن بأن يقولوا إنّه مفترى أو إنّه لم ينزل به الروح الأمين، كما قاله أسلافهم، بل قالوه هم أيضاً، وكذلك جعل معاوية من الكتاب[1] قبل موته بستة أشهر لمثل هذه المصلحة أيضاً، وعثمان وأضرابه ما كانوا يحضرون إلّا في المسجد مع جماعة الناس، فما يكتبون إلّا ما نزل به جبرائيل عليه السلام بين الملأ

أمّا الذي كان يأتي به داخل بيته ﷺ فلم يكن يكتبه إلّا أمير المؤمنين عليه السلام لأنّ له المحرميّة دخولاً وخروجاً فكان يتفرّد بكتابة مثل هذا وهذا القرآن الموجود الآن في أيدي الناس هو خطّ عثمان، وسمّوه الإمام وأحرقوا ما سواه أو أخفوه، وبعثوا به زمن تخلّفه إلى الأقطار والأمصار. ومن ثمّ ترى قواعد خطّه تخالف قواعد العربيّة مثل كتابة الألف بعد واو المفرد وعدمها بعد واو الجمع وغير ذلك، وسمّوه رسم الخطّ القرآني ولم يعلموا أنّه من عدم اطّلاع عثمان على قواعد العربيّة والخطّ.

وقد أرسل عمر بن الخطّاب زمن تخلّفه إلى عليّ عليه السلام بأن يبعث له القرآن الأصليّ الذي هو ألّفه وكان عليه السلام يعلم أنّه طلبه لأجل أن يحرقه كقرآن ابن مسعود، أو يخفيه عنده حتّى يقول الناس أنّ القرآن هو هذا الكتاب الذي كتبه عثمان لا غير فلم يبعث به إليه وهو الآن موجود عند مولانا المهديّ عليه السلام مع الكتب السماوية ومواريث الأنبياء، ولمّا جلس أمير المؤمنين عليه السلام على سرير الخلافة لم يتمكّن من إظهار ذلك القرآن وإخفاء هذا لما فيه من إظهار الشنعة على من سبقه كما لم يقدر على النهي عن صلاة الضحى، وكما لم يقدر على إجراء المتعتين متعة الحجّ ومتعة النساء، حتّى قال عليه السلام لولا ما سبقني بنو الخطّاب ما زنى إلّا شقا يعني إلّا جماعة قليلة لإباحة المتعة، وكما لم يقدر على عزل شريح عن القضاء ومعاوية عن الإمارة،

ومواريث الأنبياء، ولمّا جلس أمير المؤمنين عليه السلام على سرير الخلافة لم يتمكّن من إظهار ذلك القرآن وإخفاء هذا لما فيه من إظهار الشنعة على من سبقه كما لم يقدر على النهي عن صلاة الضحى؛ وكما لم يقدر على إجراء المتعتين متعة الحجّ ومتعة النساء، حتّى قال عليه السلام لولا ما سبقني بنو الخطّاب ما زنى إلّا شقا يعني إلّا جماعة

(١) لم يكن معاوية من كتاب الوحي كما هو محقق في محله.

موسی سید

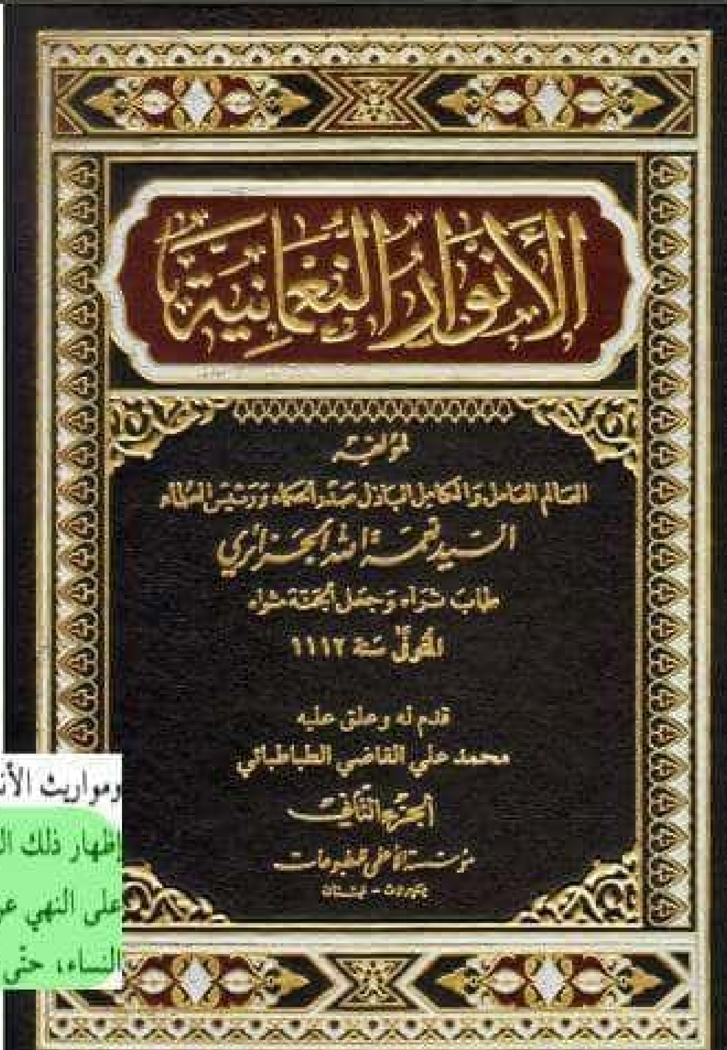

چند مردوں نے اپنے دلوں کے کینے جب آپ زیرِ خاک پنہاں ہو گئے تو ہمارے ساتھ ظاہر کیے۔ ایک گروہ نے ہم سے ترشروئی کی اور ہمارے حق کو سبک سمجھا جبکہ آپ کو نہ دیکھا۔ ان لوگوں نے زمین ہم پر تنگ کر دی۔ آپ وہ ماہِ تاباں اور آفتابِ درخشاں تھے جس سے ہم روشنی حاصل کرتے تھے۔ آپ پر پروردگارِ عزت کی جانب سے کتاب نازل ہوئی اور جبرئیل قرآنی آیتوں کے ساتھ ہمارے مونس تھے۔ آپ دُنیا سے گئے اور تمام نیکیاں چھپ گئیں۔ کاش آپ کے سامنے ہم کو موت آگئی ہوتی۔ جب آپ گئے اور اپنا جمال ہم سے پوشیدہ کر لیا تو ہم چند ایسی بلاؤں میں مبتلا ہوئے کہ خلائق سے جس کے مثل کوئی اندوہناک مُبتلا نہ ہوا تھا۔ پھر جناب فاطمہؑ بیت الشرف واپس تشریف لے گئیں۔ جناب امیرؑ ان کے انتظار میں تھے۔ جب وہ اپنے خانۂ اقدس میں پہنچ گئیں تو معصومہؑ دلیرانہ سخت خطابات جناب امیرؑ سے کیے کہ آپ اس جنین کے مانند جو رحم میں ہوتا ہے پردہ نشین ہو گئے اور خوفزدہ لوگوں کی طرح گھر میں بھاگ آئے۔ اس کے بعد جبکہ زمانہ کے شجاعوں کو خاک میں ملا دیا اور ان نامردوں سے مغلوب ہو گئے۔ یہ فرزند قحافہ میرے پدر کا عطا کردہ فدک جو میرے فرزندوں کی معیشت کا ذریعہ تھا مجھ سے بجبر و ظلم لیتا ہے اور علانیہ مجھ سے مخاصمت کرتا ہے اور انصار میری مدد نہیں کرتے۔ مہاجرین ایک کنارہ ہو گئے اور تمام لوگوں نے آنکھیں بند کر لی ہیں۔ نہ کوئی مجھ سے دشمنوں کو دفع کرنے والا ہے۔ اور نہ روکنے والا کوئی مددگار ہے نہ سفارش کرنے والا۔ غضبناک ہیں
جس روز کہ اپنے رعب و جلال سے ہاتھ
ہیں لے جاتے ہیں اور آپ اپنی جگہ سے
میں مرچکی ہوتی ہر صبح و شام مجھ پر وائے ہو
شکایت اپنے پدر سے ہے۔ اور میرا حجا
طاقت سب سے زیادہ ہے۔ اور تیرا عذاب
امیرالمومنینؑ نے فرمایا اے سیدۃ النساء ۔ وائے
دشمن پر ہے۔ صبر کرو اور اپنے غم و صدم
اے پیغمبرؐ کی ذریت کی بقیہ میں نے ا
سے مامور تھا عمل میں لایا اور جس قدر
نے کمی نہیں کی۔ تمہارا اور تمہاری اولاد کا
امن میں ہے اور جو کچھ حق تعالیٰ نے تمہا
ہے جو ان اشقیا نے تم سے چھین لیا ہے

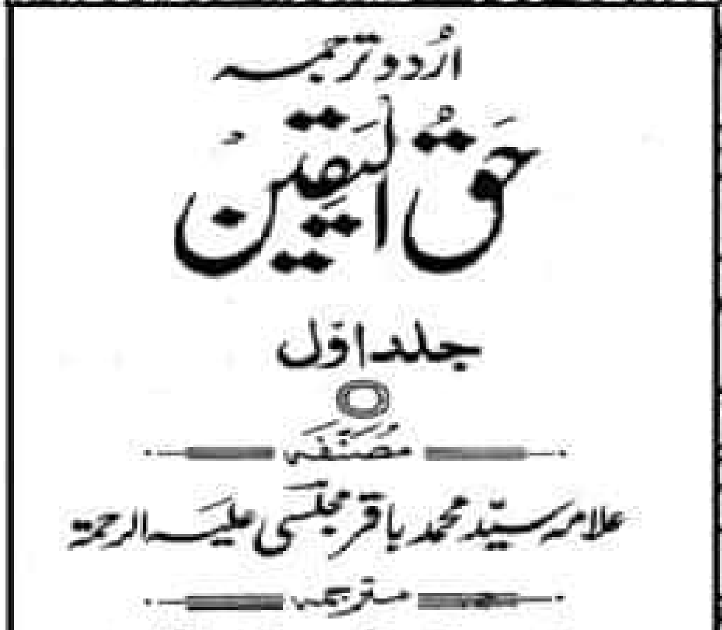
اردو ترجمہ
حق الیقین
جلد اول
مصنف
علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ
مترجم
جناب سید بشارت حسین صاحب
ناشر
مجلس علمی اسلامی
(پاکستان)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے اپنی زندگی کی قسم میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا

نہج البلاغ اردو مترجمہ مفتی جعفر حسین حضرت علی کے خطبات خطبہ نمبر ۲۴ صفحہ ۱۳۶

إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ فَإِنَّ الْمُمْسِكَ خَيْرَهُ عَنْ عَشِيرَتِهِ إِنَّمَا يُمْسِكُ نَفْعَ يَدٍ وَاحِدَةٍ فَإِذَا احْتَاجَ إِلَى نُصْرَتِهِمْ وَاضْطُرَّ إِلَى مُرَافَدَتِهِمْ قَعَدُوا عَنْ نُصْرَتِهِ وَتَثَاقَلُوا عَنْ صَوْتِهِ فَمُنِعَ تَرَافُدَ الْأَيْدِي الْكَثِيرَةِ وَتَنَاهُضَ الْأَقْدَامِ الْجَمَّةِ۔

ہو جائے گا۔

خطبہ ۲۴

وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَعَمْرِي مَا عَلَيَّ مِنْ قِتَالِ مَنْ خَالَفَ الْحَقَّ وَخَابَطَ الْغَيَّ مِنْ إِدْهَانٍ وَلَا إِيهَانٍ

مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اُس کے غضب

وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَعَمْرِي مَا عَلَيَّ مِنْ قِتَالِ مَنْ خَالَفَ الْحَقَّ وَخَابَطَ الْغَيَّ مِنْ إِدْهَانٍ وَلَا إِيهَانٍ

مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اُس کے غضب

تَوَاتَرَتْ عَلَيْهِ الْأَخْبَارُ بِاسْتِيلَاءِ أَصْحَابِ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْبِلَادِ وَقَدِمَ عَلَيْهِ عَامِلَاهُ عَلَى الْيَمَنِ وَهُمَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ وَسَعِيدُ بْنُ نِمْرَانَ لَمَّا غَلَبَ عَلَيْهِمَا بُسْرُ بْنُ أَبِي أَرْطَاةَ فَقَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْمِنْبَرِ ضَجِراً بِتَثَاقُلِ أَصْحَابِهِ عَنِ الْجِهَادِ وَمُخَالَفَتِهِمْ لَهُ فِي الرَّأْيِ فَقَالَ۔

...معاویہ کے اصحاب (آپ کے مقبوضہ) شہروں پر تسلط جما رہے ہیں اور یمن کے عامل عبید اللہ ابن عباس اور سپہ سالار لشکر سعید ابن نمران بسر ابن ابی ارطاۃ سے مغلوب ہو کر حضرت کے پاس پلٹ آئے تو آپ اپنے اصحاب کو جہاد میں سستی اور رائے کی خلاف ورزی سے بددل ہو کر منبر کی طرف بڑھے اور فرمایا۔

نہج البلاغہ

ترجمہ و حواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہ

موسیٰ سید

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

جس نے ابو بکرؓ کی توہین کی اس نے جعفر صادقؒ کی توہین کی

جعفر صادقؒ سے پوچھا کہ سنا ہے کہ آپ نے ابو بکرؓ کو برا بھلا کہتے ہیں آپ ارشاد فرمایا

ابو بکرن الصدیق جدی هل یسب احد اباءه، ـــــــــــــــ

ابو بکرؓ میرے نانا ہیں کیا کوئی اپنے آباواجداد کو گالی دینا پسند کرے گا اللہ مجھے کوئی مرتبہ اور عزت نہ بخشے اگر میں ابو بکرؓ کو (عزت اور عظمت میں) مقدم نہ رکھوں

احقاق الحق جلد اول صفحہ ۳۰

جدّته الأخرى من أولاد أبي بكر ، وذكر الإمام الحاكم أبوعبدالله النيسابوري (۱) المحدّث الكبير والحافظ المتقن الفاضل النحرير في كتاب معرفة علوم الحديث بإسناده عن الإمام أبي عبدالله جعفر بن محمد الصّادق عليه وعلى آبائه السّلام أنه قال: أبوبكر الصّديق جدّي وهل يسبّ أحد آباءه لا قدّمني الله إن لا اقدّمه • إنتهى •

وقد اشتهر بين المحدّثين والعلماء أنّ الحاكم أباعبدالله المذكور كان مائلا إلى التشيع فمن عجبي (۲) كيف يجوز لهم ذكر المطاعن لذلك الإمام الحكيم الرّشيد ، و قد ذكر الأئمة الذين يدعون الإقتداء بهم في مناقبهم : أمثال هذه المناقب ومع هذا يزعمون أنهم لهم (۳) مقتدون وبآثارهم مهتدون ، نسأل الله العصمة عن التعصب فإنه ساء الطريق وبئس الرفيق .

ثمّ إني لمّا نظرت في ذلك الكتاب الموسوم بنهج الحق و كشف الصدق رأيت أنّ صاحبه عدل عن نهج الحقّ وبالغ في الإنكار على أهل السّنة حتى ذكر: أنّهم كالسوفسطائيّة ينكرون المحسوسات والأوّليات فلا يجوز الإقتداء بهم ، و وضع في هذا مسائل ذكرها من علم اصول الدين و من علم اصول الفقه و من

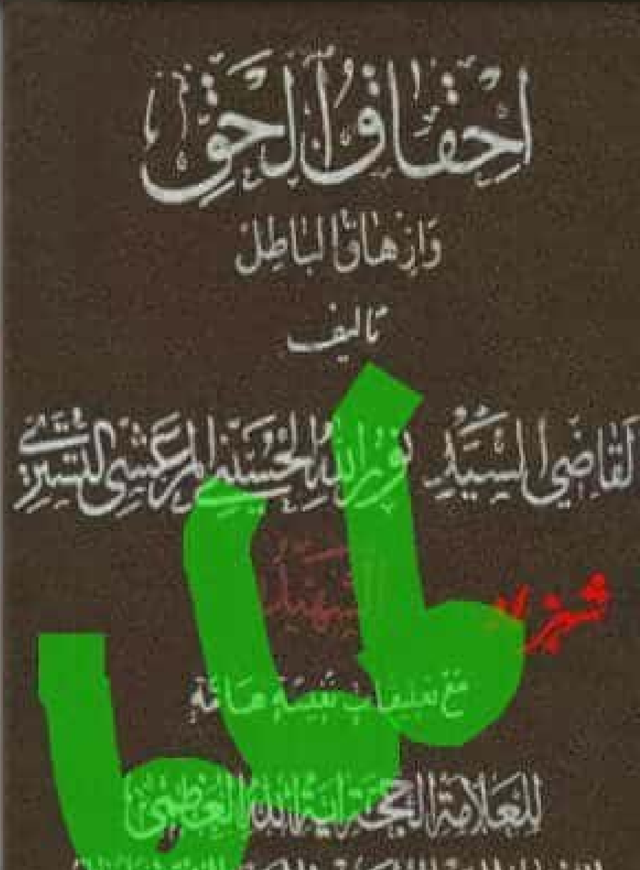

فدک فدک چلانے والے شیعوں کے لئے خاص تحفہ امید ہے افاقہ ہو جائیگا
الکافی میں یعقوب کلینی نے باندھا ہے "عورت کا زمین کچھ ورثہ نہیں" پھر اس کے بعد بہت سی روایات نقل کی ہے اس باب میں ایک حسن
روایت ملاحظہ ہوں "امام باقر نے فرمایا عورت کو زمین کی وراثت میں کچھ نہیں ملے گا یعنی عورت زمین کی وارث نہیں بن سکتی" اس کی سند کو
باقر مجلسی نے حسن قرار دیا ہے جب شیعہ کافر کے ہاں عورت زمین کی وارث ہی نہیں بن سکتی تو فدک کیسے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ورثہ ہو گیا؟
١٨٩
باب أنّ النساء لا يرثن من العقار شيئاً
ج ٢٣
ورثت من المال والفرش والثياب ومتاع البيت ممّا ترك ويقوّم النقض والأبواب والجذوع والقصب فتعطى حقّها منه
٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن اُذينة ، عن زرارة ؛ و بكير ؛ وفضيل ؛ وبريد ؛ ومحمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر وأبي عبدالله عليهما السلام منهم من رواه عن أبي عبدالله عليه السلام ومنهم من رواه عن أحدهما عليهما السلام أنّ المرأة لا ترث من تركة زوجها من تربة دار أو أرض إلّا أن يقوّم الطوب والخشب قيمة فتعطى ربعها أو ثمنها إن كان لها ولد من قيمة الطوب والجذوع والخشب .
٤ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ؛ ومحمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا ترث النساء من عقار الأرض شيئاً .
الحديث الرابع : حسن .
MuSsA KhaN
٨٣
كتاب المواريث
٦٨ ـ باب : أن النساء لا يرثن من العقار شيئاً
١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: النِّسَاءُ لَا يَرِثْنَ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا مِنَ الْعَقَارِ شَيْئاً.
٤ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ زُرَارَةَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنْ عَقَارِ الْأَرْضِ شَيْئاً.
مرآة العقول
الكافي

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا کرام علیہم السلام ایک دوسرے کے علمی وارث رہے۔

شیعت کا فدک کا رونا چیخنا چلاّنا سب جھوٹ دھوکہ اور فریب ہے۔

کتاب کانام الشافی جلد دوم۔ کتاب الحجت۔ صفحہ 102

طرف اسی کو جو اللہ کی طرف رجوع کرے (یعنی جو قبول کرے ولایت علی کو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ أَوَّلَ وَصِيٍّ كَانَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ آدَمَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ مَضَى إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ وَ كَانَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيٍّ وَ عِشْرِينَ أَلْفَ نَبِيٍّ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ أُولُو الْعَزْمِ: نُوحٌ وَ إِبْرَاهِيمُ وَ مُوسَى وَ عِيسَى وَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ هِبَةَ اللّٰهِ لِمُحَمَّدٍ وَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَوْصِيَاءِ وَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، أَمَا إِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ. عَلَى قَائِمَةِ الْعَرْشِ مَكْتُوبٌ: حَمْزَةُ أَسَدُ اللّٰهِ وَ أَسَدُ رَسُولِهِ وَ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ وَ فِي ذُؤَابَةِ الْعَرْشِ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام. فَهٰذِهِ حُجَّتُنَا عَلَى مَنْ أَنْكَرَ حَقَّنَا وَجَحَدَ مِيرَاثَنَا وَ مَا مَنَعَنَا مِنَ الْكَلَامِ وَ أَمَامَنَا الْيَقِينُ فَأَيُّ حُجَّةٍ تَكُونُ أَبْلَغَ مِنْ هٰذَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئے زمین پر سب سے پہلے وصی ہبتہ اللہ ابن آدم تھے کوئی نبی ایسا نہ تھا جس کا کوئی وصی نہ ہو تمام انبیاء کی تعداد ایک لاکھ ۲۰ ہزار تھی ان میں سے پانچ اولوالعزم تھے۔ نوحؑ ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور حضرت محمد علیہم السلام اور علیؑ محمدؐ کے ہبتہ اللہ تھے اور وہ وارث علم اوصیاء تھے اور ان کے بھی علم کے وارث تھے جو ان سے پہلے ہوئے اور حضرت رسولؐ خدا اپنے سے پہلے تمام انبیاء و مرسلین کے علم کے وارث تھے قائمہ عرش پر لکھا تھا، حمزہ شیر خدا ہیں اور اسد رسولؐ ہیں اور سید الشہداء ہیں اور عرش کے اعلیٰ حصہ پر لکھا ہے کہ علی امیرالمومنین ہیں پس یہ ہماری حجت ہے۔ جس نے ہمارے حق کا انکار کیا وہ ہماری میراث سے منکر ہوا۔ اور جنھوں نے حق بات کہنے سے ہم کو روکا (المنقعا میں مازالمہے) وہ انہیں کیا ہمارے پیش نظر اپنی حقانیت کا یقین ہے پس کون سی حجت اس سے زیادہ اچھی ہو سکتی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَإِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَ إِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً وَإِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَتِبْيَانَ مَا فِي الْأَلْوَاحِ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعِلْمُ؟ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي يَحْدُثُ يَوْماً بَعْدَ يَوْمٍ وَسَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمدؐ وارث ہوئے سلیمان کے اور اور ہم وارث ہوئے محمد مصطفیٰؐ کے، بیشک ہمارے پاس توریت وانجیل و زبور کا علم ہے اور الواح موسیٰ کا بیان ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

visit 👉 www.sunnilibrary.com

فدک کا مختصر تعارف

فدک خیبر کے نزدیک ایک باغ تھا جو یہودی قبیلہ بنو نضیر والوں کا تھا۔ جب خیبر فتح ہوا تو بنو نضیر والوں نے بغیر جنگ کے فدک نبی پاک ﷺ کے حوالے کر دیا تھا اور جو مال بغیر جنگ کے حاصل ہو اس کو مال فئے کہتے ہیں۔ سورۃ حشر میں اس کے آٹھ حقدار بتائے گئے ہیں۔

شیعہ کہتے ہیں فدک نبی پاک ﷺ کی ملکیت تھی جو آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی سیدہ فاطمہ رضہ کو دے دیا تھا لیکن جب سیدنا ابو بکر صدیقؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اسلئے بی بی فاطمہ رضہ نے وراثت کا دعویٰ کیا جو ابو بکر رضہ نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ "انبیاء کی وراثت نہیں ہوتی"

اہلسنت کہتے ہیں کہ فدک نبی پاک ﷺ کی ذاتی ملکیت نہیں تھی، فدک آپ ﷺ کے قبضے میں تھا اور آپ ﷺ قرآنی حکم کے مطابق اس کی آمدنی کو خرچ کرتے تھے۔ شیعوں کا یہ کہنا کہ نبی پاک ﷺ نے بی بی فاطمہ رضہ کو فدک دیدیا تھا یہ جھوٹ ہے۔ انبیاء کی وراثت نہیں ہوتی، یہ بات دوسرے صحابہ سے اور خود شیعہ کتب سے بھی ثابت ہے۔

فخر معاویہ